"زکوٰۃ سے متعلق تصریحات"

پر

استدراک

قارئین ترجمان میں سے ایک صاحب نے تحریر فرمایا ہے :۔

"رسائل و مسائل کے باب میں ذی الحجہ ۷۳ھ کے پرچے میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے دو کتابوں کے حوالہ جات تحریر کیے گئے ہیں۔ دونوں میں آپ نے کچھ لفظ کاٹ دیے ہیں۔ "روح المعانی" کی عبارت میں لفظ "فقیر" کاٹ دیا ہے اور "بدائع الصنائع" کے حوالے میں لفظ "محتاج" کاٹ دیا ہے۔ نظر ثانی فرما کر تصحیح فرمائیں۔"

ہم صاحب خط کے توجہ دلانے پر اُن کے شکر گزار ہیں لیکن ان کی شکایت غلط فہمی پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ جہاں تک "بدائع الصنائع" کے حوالے کا تعلق ہے وہ ہم نے الگ اصل کتاب سے نقل نہیں کیا تھا بلکہ "فی سبیل اللہ" کی تفسیر میں صاحب روح المعانی نے جو اقوال نقل کیے ہیں ہم نے طول بحث سے بچتے ہوئے ان میں سے چند ایک کو نقل کر دیا تھا۔ انہی میں سے ایک قول صاحب البدائع کا بھی تھا۔ خط آنے پر جب اصل کتاب "بدائع" کو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہاں "فی سبیل اللہ" کی تعریف کے ساتھ اذا کان محتاجاً کے لفظ تھے مگر روح المعانی میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے گئے اور اسی وجہ سے ہمارے حوالے میں بھی یہ الفاظ درج نہیں ہو سکے۔ ہم نے قصداً کسی لفظ کو کاٹنے یا چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ اسی طرح روح المعانی کا بقیہ حوالہ جتنا ہم نے نقل کیا ہے اُس میں سے ہم نے کوئی لفظ کاٹا نہیں تھا۔ البتہ البحر، النہایہ، اور احکام القرآن کے حوالوں کو بھی ہم نے صرف اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا تھا۔ ان سارے حوالوں کے نقل نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جس مقام پر انہیں نقل کیا جا رہا تھا وہاں اصل چیز جو معرض بحث تھی وہ یہ تھی کہ آیا "فی سبیل اللہ" سے مراد محض قتال فی سبیل اللہ ہے یا اس میں نیکی اور بھلائی کے دوسرے کام بھی شامل ہیں۔ اس لیے جو حوالے براہ راست اس بحث سے متعلق

تھے اُن میں سے چند ایک کو نقل کر دیا گیا اور بقیہ کو چھوڑ دیا گیا۔

یہاں ہم مکتوب نگار کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ فقہائے احناف نے بالعموم فقراء و مساکین کی مدات کے علاوہ دیگر مدات کے ساتھ بھی فقر و احتیاج کی جو قید لگائی ہے، اگر اس سے یہ مراد لیا جائے کہ مثلاً ایک شخص ایک کام جو فی سبیل اللہ کے تحت ہو یا حج یا جہاد پر جانا چاہتا ہے اُس کے مستحق زکوٰۃ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صاحب نصاب بھی ہو تو ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ بلاشبہ کتب حنفیہ کو دیکھنے سے بظاہر یہ گمان ہوتا ہے کہ اس بارے میں حنفیہ اور شافعیہ میں کچھ اختلاف ہے اور شافعیہ فی سبیل اللہ اور ابن السبیل وغیرہ کی مدات میں سے غنی اور غیر محتاج کو دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اور حنفیہ شرطِ احتیاج کو لازم قرار دیتے ہیں۔ لیکن احناف کے مسلک کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ زکوٰۃ کا حقدار بننے کے لیے جس قسم کی حاجت مندی کی قید وہ فقراء و مساکین کے علاوہ دوسرے لوگوں کیلیے عائد کرتے ہیں، وہ حاجت اس طرح کی نہیں ہے جس طرح کی فقیر یا مسکین کو گھر بیٹھے بھی لاحق ہوتی ہے، بلکہ وہ حاجت ایسی ہے جو "اللہ کی راہ میں" ہی لاحق ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص گھر میں کھاتا پیتا ہے، فقیر اور محتاج نہیں ہے بلکہ اسکی زندگی کی ساری ضروریات فراہم ہو رہی ہیں۔ یہی شخص اگر جہاد میں جانا چاہتا ہے، حج پر جانا چاہتا ہے، یا اللہ کی راہ اور سُبل الخیرات کے سلسلے میں کوئی اور جدوجہد کرنا چاہتا ہے تو عین ممکن ہے کہ ان کاموں کی انجام دہی کے لیے جس سرو سامان اور جن وسائل و ذرائع کی ضرورت ہے انہیں وہ از خود مہیا نہ کر سکتا ہو۔ ایسا شخص فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی مستحق زکوٰۃ ہے۔ درحقیقت ایسا شخص ایک جہت سے غنی اور ایک جہت سے محتاج ہے۔ یہ وجہ ہے کہ حنفیہ اسے محتاج قرار دے کر زکوٰۃ کا حقدار سمجھتے ہیں اور شافعیہ اسے غنی قرار دے کر بھی اس کے لیے زکوٰۃ کا لینا جائز قرار دیتے ہیں۔ اس حیثیت سے اگر دیکھا جائے تو فقہاء کا نزاع لفظی رہ جاتا ہے اور احناف و دیگر فقہاء کے مابین کوئی حقیقی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

اگر دوبارہ طوالت کا خوف نہ ہوتا تو احکام القرآن اور خصوصاً بدائع الصنائع کی وہ پوری بحث نقل کر دی جاتی جو مذکورہ بالا تشریح کی تائید کرتی ہے۔ بہرکیف ہمارے نزدیک فقراء و مساکین کے دوسری مدات کے ساتھ احتیاج کی جو قید لگائی گئی ہے اس کی صحیح تاویل یہی ہے۔ اگر اس کی اور تاویل کی جائے گی تو وہ لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخامسۃ فی سبیل اللہ ۔۔۔ الخ والی حدیث کے خلاف پڑے گی۔